سمیع الحق

یادِ رفتگاں

- مولانا سید گل بادشاہ
- مولانا لال حسین اختر
- مولانا خورشید احمد شاہ

علمی اور دینی حلقوں میں مولانا لال حسین اختر اور مولانا خورشید احمد شاہ کی وفات کے سانحے ابھی تازہ ہی تھے کہ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۳ء کو بطل جلیل مجاہد غیور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام سرحد کا سانحہ ارتحال بھی پیش آیا۔ یہ سانحے علم و عمل اور رشد و ہدایت کے میدانوں میں ناقابلِ تلافی نقصان کا باعث ہیں۔ مولانا سید گل بادشاہ مرحوم نے ساری زندگی جہاد آزادی، باطل کے تعاقب اور اعلاء کلمۃ اللہ میں گزار دی۔ صوبہ سرحد میں وہ جمعیۃ کے اولین اور اساسی دعاۃ میں سے تھے۔ آخر دم تک علماء کی سربلندی اور جمعیۃ کے مقاصد کی تکمیل ان کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ ایسی بے لوث خدمت کی مثالیں کم ہی ملیں گی۔ جمعیۃ کے پاکیزہ عزائم کی خاطر عمر بھر کوئی دوسرا وظیفہ حیات اختیار نہ کیا نہ خطابت اور امامت کے مشاغل میں الجھے نہ درس و تدریس اور کسی مدرسہ کی ادارت اور نظامت کے جھمیلوں میں پھنسے حالانکہ وہ ان سب خدمات کے اہل تھے۔ مگر عسرت اور تنگدستی کی زندگی برداشت کرتے ہوئے جمعیۃ کی خاطر پوری یکسوئی سے حسبۃً للہ زندگی ایک ہی مقصد میں لگا دی۔ وہ شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ کے معتمدین میں سے تھے۔ جنگ آزادی کے بے نظیر مجاہد ہر لادینی فتنہ کے سامنے سینہ سپر رہے۔ قید و بند کے مرحلوں سے بھی گزرے۔ آج نہ صرف سرحد بلکہ پورے پاکستان کی جمعیۃ اپنے امیر العلماء کی جدائی پر ماتم کناں ہے۔

مولانا لال حسین اختر نے زندگی آقائے ختم المرسلین کی ناموس ختم نبوت کی حفاظت پر نثار کر دی۔ اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو سکتی ہے۔ تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کیلئے نازک سے نازک آزمائشوں میں کود پڑے اور ختم نبوت کا ڈھنکا سمندر پار ممالک یورپ تک میں بھی بجا آئے۔ باطل کے تعاقب میں آخری مورچوں تک جانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ آج وہ بارگاہ رحمۃ العالمینؐ میں سرفراز اور سرخرو ہو کر اپنی خدمات جلیلہ کا صلہ پائیں گے۔ ان کی مثالی زندگی پہ پوری ملت مسلمہ ان کے زیر بار رہے گی۔